## 2183 - نمازوں كے اوقات

**سوال**

كالج ميں پيريڈ اور نماز عصر كا وقت ايك ہى ہے اور پڑھانے والا پروفيسر عيسائى ہے جو ہميں نماز ادا كرنے كى فرصت نہيں ديتا، ہم ليكچر سے فارغ ہو كر غروب آفتاب سے ايك گھنٹہ قبل نماز عصر ادا كرتے ہيں كيا صحيح ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

آپ كا اول وقت ميں نماز ادا كرنا افضل ہے، اور آپ كا اس وقت نماز ادا كرنا صحيح ہے جس كا ذكر آپ نے سوال ميں كيا ہے يہ واقعى وقت ميں ہى نماز ادا كرنا ہے، اور اسے سورج زرد ہونے تك موخر كرنا جائز نہيں كيونكہ اس سلسلہ ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے حديث وارد ہے:

عمرو بن عاص رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب تم فجر كى نماز ادا كرو تو اس كا وقت طلوع شمس كى پہلى كرن نكلنے تك ہے، اور جب ظہر كى نماز ادا كرو تو اس كا وقت عصر كى نماز كا وقت ہونے تك ہے، اور جب تم عصر كى نماز ادا كرو تو اس كا وقت سورد زرد ہونے تك ہے، اور جب تم نماز مغرب ادا كرو تو اس كا وقت سرخى غائب ہونے تك ہے، اور جب تم عشاء كى نماز ادا كرو تو اس كا وقت آدھى رات تك ہے "

صحيح مسلم ( 5 / 109 ).

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء ( 6 / 121 ).

اور علاء بن عبد الرحمن رحمہ اللہ بيان كرتے ہيں كہ ہم ظہر كے بعد انس بن مالك رضى اللہ تعالى عنہ كے پاس گئے تو وہ كھڑے عصر كى نماز ادا كر رہے تھے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے نماز جلد ادا كرنے كا ذكر كيا يا انہوں نے ذكر كيا تو وہ فرمانے لگے:

" ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے سنا كہ: يہ منافقوں كى نماز ہے، يہ منافقوں كى نماز

ہے، یہ منافقوں کی نماز ہے، وہ بیٹھے رہتے ہیں حتی کہ جب سورج زرد اور شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے یا شیطان کے سینگوں پر ہو جاتا ہے تو کھڑے ہو کر چار ٹھونگے مارتا ہے، اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتا، لیکن کچھ قلیل سا "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 350 ).

واللہ اعلم .